بانی سلسلہ احمدیہ کی نظر میں ختمِ نبوت اور آئینِ پاکستان کی 1974 کی ترمیم

تقریر 27 دسمبر 2022، از ڈاکٹر زاہد عزیز (UK)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا (سورۃ الاحزاب، 33:40)

یہ قرآنِ کریم کی وہ آیت ہے جس میں محمد مصطفٰے رسول اللہ ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ قرار دیا گیا ہے۔ اسکا اردو ترجمہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب 'ازالہ اوہام' میں یوں دیا ہے:

"محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا"۔ [1]

یہاں آپ نے خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کا ترجمہ خود اردو میں کیا ہے: "ختم کرنے والا نبیوں کا"۔

اس ترجمہ میں غالباً آپ کا اشارہ ایک حدیث کی طرف ہے جو صحیح مسلم، کتاب المساجد، میں ہے جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے تمام دیگر انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے، اور چھٹی کو آپ اس طرح بیان کرتے ہیں:

"میں تمام انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہوں اور نبیوں کو میرے پر ختم کیا گیا ہے، (عربی میں: خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّون)"۔ (کیا وہ عظیم خادمِ اسلام تھا، حضرت مرزا غلام احمد، جنکی ہر تحریر کی بنیاد قرآن اور حدیث پر تھی!)

اس ترجمہ کے بعد حضرت مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آ سکتا۔"

اب میں آئینِ پاکستان کی ستمبر 1974 کی ترمیم کی طرف آتا ہوں۔ اسکے اردو متن میں شق 260 میں مسلمان ہونے کے لئے جو ضروریات ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ وہ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کی ختمِ نبوت پر "مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو"۔ آئین کے انگریزی متن میں "مکمل اور غیر مشروط" کو "absolute and unconditional" کہا گیا ہے۔

[1] ازالہ اوہام، صفحہ 614، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 431۔

مگر قابلِ ذکر اور دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اسی قسم کے الفاظ میں ختمِ نبوت کا اقرار کیا ہے۔

1. اپنی عربی کتاب 'حمامۃ البشریٰ' میں آپکے عربی بیان کا ترجمہ یہ ہے: "ربّ رحیم نے ہمارے نبی ﷺ کو خاتم الانبیاء کا نام دیا ہے بغیر استثناء کے، اور ہمارے نبی ﷺ نے اپنے قول لا نبی بعدی سے اسکو صاف کر دیا ہے جو کہ طالبین کے لئے واضح بیان ہے"۔[2] یہ الفاظ "بغیر استثناء" اصل عربی عبارت کے الفاظ ہیں، یعنی کوئی خانہ خالی چھوڑے بغیر۔

2. پھر آپ اپنی کتاب 'ایّامِ صلح' میں لکھتے ہیں: "ایسا ہی آپ نے لا نبی بعدی کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعاً دروازہ بند کر دیا"۔[3] اب یہاں آپنے آنحضرت ﷺ کی ختمِ نبوت کو قطعی قرار دیا ہے، بلکہ آئین کے الفاظ کے مطابق "مکمل" بھی، کیونکہ مکمل تبھی ہو سکتا ہے اگر نہ نیا نبی آسکے اور نہ کوئی گزشتہ زمانہ کا نبی۔ اسی کتاب میں آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ قرآن شریف میں: "ختمِ نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے، نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے"۔[4]

3. پھر ایک اور کتاب 'نشانِ آسمانی' میں فرماتے ہیں: "میں اس بات پر محکم یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امّت میں کوئی نبی نہیں آئے گا، نیا ہو یا پرانا"۔[5] یہاں آپ نے اسکو نہ صرف اپنا یقین بلکہ اپنا محکم یقین بتایا ہے۔

4. ایک چوتھی کتاب بنام 'کتاب البریہ' میں آپ لکھتے ہیں: "آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمایا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا، اور قرآن شریف جسکا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے"۔[6]

---

[2] حمامۃ البشریٰ، صفحہ 82-81، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 200۔

[3] ایّامِ صلح، صفحہ 152، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 400۔

[4] ایّامِ صلح، صفحہ 146، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 393۔

[5] نشانِ آسمانی، صفحہ 28، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 30۔

[6] کتاب البریہ، صفحہ 184، روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 218-217۔

حال ہی میں پاکستان کے کسی سیاست دان نے اعلان کیا کہ یہ بات بار بار دوہرانی چاہیئے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر جس شخص کو جھٹلانے کے لئے یہ تجویز پیش کی گئی، وہ تو آج سے 125 سال پہلے لکھ گیا کہ "آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمایا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا" اور ساتھ یہ بھی بتا گیا کہ آپ کا یہ قول انتہائی مستند ہے۔

پاکستان کے آئین کی 1974 کی ترمیم میں یہ بھی شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ایک مسلمان کسی ایسے شخص پر نہیں ایمان لا سکتا جس نے اپنے متعلق کسی بھی معنوں میں لفظ نبی استعمال کیا ہو۔ میں اسے "کوشش" اس لئے کہتا ہوں کہ آئین میں اس مقصد کے لئے جو عبارت وضع کی گئی ہے وہ بے معنی اور مضحکہ انگیز ہے۔ آئین کے انگریزی متن میں لکھا ہے کہ مسلمان وہ ہے جو:

> "does not believe in, or recognise as a prophet or religious reformer, any person who claimed or claims to be a prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him)"

مگر لفظ prophet تو انگریزی زبان کا لفظ ہے، جس زبان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ انگریزی میں اس لفظ کو کوئی خاص مقدس مقام حاصل نہیں۔ مثلاً، ایسے ماہرین جو دنیاوی معاملات کے متعلق پیشگوئیاں کرتے ہیں، خاص طور پر دنیا کی تباہی کے متعلق، وہ prophets کہلاتے ہیں۔ اور اگر مذہبی امور کو دیکھا جائے تو بائبل میں انگریزی میں ذکر ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے چار سو prophets کو اکٹھا کر کے پوچھا کہ میں فلاں مقام پر قبضہ کرنے کے لئے حملہ کروں تو میں فتحیاب ہوں گا یا نہیں؟ ان سب نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ وہ زمین بادشاہ کے ہاتھ میں دے گا۔ مگر خدا نے جان بوجھ کر ان تمام prophets کے دلوں میں جھوٹی خبر ڈال دی تھی تا کہ وہ بادشاہ حملہ کر دے اور جنگ میں مارا جائے (1Kings, ch. 22)۔ مگر آئینِ پاکستان کو انگریزی میں لکھنے والوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ لفظ prophet اتنا مخصوص ہے کہ ہم کسی مسلمان کو اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ اس لفظ کا اطلاق کسی بھی رنگ اور کسی بھی معنوں میں آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شخص پر کرے۔

جب ہماری جماعت کے بزرگ خواجہ کمال الدین صاحب آج سے 110 سال پہلے تبلیغ اسلام کے لئے انگلستان گئے تو انہیں وہاں معلوم ہوا کہ کسی نو مسلم سے یہ اقرار لینا کہ میں محمد ﷺ کو prophet مانتا ہوں کسی کام کی بات نہیں کیونکہ انکے نزدیک ایک prophet اس عالی مرتبہ مقام کا انسان نہیں ہے جو ہم انبیاء کو سمجھتے ہیں۔ تو آپ ان سے کلمہِ شہادت کے مطابق یہ اقرار لیتے تھے کہ میں محمد ﷺ کو messenger of Allah یعنی رسول اللہ مانتا ہوں۔

آئین کے اردو متن میں اس شق کا اور بھی برا حال ہے۔ اس میں یہ ہے کہ کہ ایک مسلمان کسی ایسے شخص پر نہیں ایمان لا سکتا" جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو"۔ اب دیکھیئے کہ لفظ "پیغمبر"، لفظ prophet کی طرح، نہ عربی زبان کا لفظ ہے اور نہ یہ کوئی اسلامی اصطلاح ہے۔ اور نہ ہی حضرت مرزا صاحب نے (جہاں تک میرا علم ہے) اپنی کسی اردو کی تحریر میں اپنے متعلق لفظ "پیغمبر" استعمال کیا ہے۔ یہ جو آئین میں لکھا ہے "اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے"، اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس شق کی مراد بعینہ اور exactly یہ لفظ ہے۔ انکا اشارہ ایسے شخص کی طرف ہے جو اپنے آپ کو پیغمبر کہے اور ساتھ کہے کہ میں نے لفظ پیغمبر فلاں مفہوم میں استعمال کیا ہے یا اس لفظ کی تشریح پیش کردے۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے تو الفاظ نبی اور رسول استعمال کئے ہیں اور انکی تشریح پیش کی ہے، نہ کہ لفظ پیغمبر۔

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے وہ کہتے ہیں کہ یہ تصورِ ختمِ نبوت کے منافی نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ اپنی آمد ثانی میں نبی نہیں ہونگے۔ مگر جب وہ آئیں گے تو یہ تو لازمی ہو گا کہ وہ اعلان کریں کہ "میں وہی عیسیٰ ہوں جو پہلے بھی آیا تھا" یعنی میں وہ ہوں جو نبی اور رسول اللہ ہوا کرتا تھا۔

تو وہ یقیناً ایک مفہوم اور تشریح کے لحاظ سے اپنے متعلق الفاظ نبی اور رسول استعمال کریں گے، یعنی سابقہ نبی۔ اور پاکستان کے آئین کے مطابق مسلمان نہیں ہونگے! جس طرح ہم پاکستان کی اخباروں میں مشہور لوگوں کے نام پڑھتے ہیں کہ جنرل (ریٹائیرڈ)، یا جج (ریٹائیرڈ) وغیرہ، اسی طرح حضرت عیسیٰ ہونگے نبی (ریٹائیرڈ) یا رسول سابقہ۔

آخر میں میں آپکی توجہ حضرت مرزا صاحب کی پیش کردہ تشریح کے متعلق ایک نئی دریافت اور discovery کی طرف دلاتا ہوں۔ آپکا ایک خط ہماری جماعت کے لٹریچر میں کئی بار شائع ہوا ہے جس میں آپ نے لکھا:

"ایسے ہی بہت سے الہام ہیں جن میں اس عاجز کی نسبت نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے، لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔ بلکہ رسول کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا اور نبی کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے کہ خدا تعالیٰ سے علم پاکر پیشگوئی کرنیوالا یا معارف پوشیدہ بتانے والا۔ سو چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں، اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں اور دلی

ایمان سے سمجھنا چاہئے کہ نبوت آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ختم ہو گئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ اس آیت کا انکار کرنا یا استخفاف کی نظر سے دیکھنا در حقیقت اسلام سے علیحدہ ہونا ہے۔"

آگے چل کر ہم اس خط کی ذیل کی عبارت شائع کرتے رہے ہیں:

"ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے"۔

یہ خط جب حضرت مرزا صاحب نے مورخہ 7 (سات) اگست 1899 لکھا تو اسی مہینہ یہ جماعت احمدیہ کے اخبار 'الحکم'، مورخہ 17 (سترہ) اگست 1899 میں صفحہ 6 پر شائع ہوا۔ میں نے تھوڑا عرصہ ہوا اس اخبار میں سے اسکو پڑھا تو معلوم ہوا کہ اس فقرہ میں ایک تیسری بات تھی جو ہمارے سے رہ گئی، اور وہ یہ تھی:

"اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نہیں ہے"۔

یعنی مکمل عبارت یہ ہے:

"ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے"۔

اسکی اہمیت یہ ہے کہ جو یہ دو باتیں ہیں کہ "ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے"، ان کا اقرار تو قادیانی اور ربوی جماعت بھی کرتے ہیں، مگر یہ تیسری بات، "اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نہیں ہے"، یہ انکے عقائد کی کھلی اور واضح تردید کرتی ہے۔

اس خط کو حضرت مرزا صاحب کے ایک بہت بڑے مرید مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے 'الحکم' میں شائع کروایا تھا، اور ساتھ اپنا ایک تمہیدی مقالہ لکھا، جس میں آپ فرماتے ہیں:

"ایک اور بڑی عظیم الشان بات جسکی طرف میں اپنے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے الفاظ و عقائد کی نسبت محاسبہ کیا کریں جو وہ حضرت اقدس امام صادق علیہ السلام کی نسبت مُنہ سے نکالتے اور دل میں رکھتے ہیں۔ یہ مقام سراسر ادب ہے اور ادب ہی سے انسان فلاح پاتا ہے۔ جو مقام و منزلت خدا تعالیٰ نے کسی کا مقرر فرمایا ہے وہ در حقیقت توفیقی ہے۔ دوسرے کسی شخص کا اختیار نہیں کہ اُس پر زیادت

کرے یا اُس کے نقص پر زبان کھولے۔ نصاریٰ نے حضرت ابن مریم علیہ السلام کی نسبت اطراکر کے کیا پھل پایا ہے جو اس مسلک پر چلنے والا آیندہ توقع رکھ سکتا ہے۔ ... غرض محبت کے جوش میں ہمیشہ اپنی زبان و دل کو شریعت حقہ کے تصرف و حکم کے نیچے رکھنا چاہئے۔ ... حضرت اقدس حَکَم وعدل کا ایک صحیفہ گرامی نقل کر دیتا ہوں جو آپ نے ایک نزاع کے فیصلہ کے لئے ارقام فرمایا ہے اور روانہ کرنے سے پہلے میں نے بھائیوں کے فائدہ کے لئے حضور اقدس سے لے لیا اور عمداً مکتوب الیہ اور سمتِ مقصودہ کو حذف کر دیا ہے کہ غرض اصل مطلب سے ہے۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا اس خط لکھنے سے مقصد یہ تھا، اور مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کا اسے اخبار میں شائع کرنے کی غرض یہ تھی، کہ احمدیوں کو تنبیہ کی جائے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کے مقام کے متعلق مبالغہ آمیزی نہ کریں۔ الحمد للہ، کہ جماعتِ احمدیہ لاہور اس ہدایت پر قائم رہی ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

From: www.ahmadiyya.org